پروفیسر محمد امین درانی

بہائی فرقہ

یہ باطل مذہب، روسی، انگریزی اور یہودی استعمار کی سازشوں سے ۱۲۶۰ ہجری مطابق ۱۸۴۴ء کو وجود میں آیا۔ اس مذہب کے مقاصد میں

۱۔ مسلمانوں کے عقائد کو خراب کرنا

۲۔ مسلمانوں کے اتحاد کو منتشر کرنا اور

۳۔ اسلام کے بنیادی مقاصد سے مسلمانوں کو دور رکھنا شامل ہے۔

عقاید

بہائیوں کا عقیدہ ہے کہ "باب" نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے۔

۱۔ "باب" ان کے روحانی پیر کا نام ہے جو ایران کے شہر "شیراز" میں پیدا ہوا تھا اور جس گھر میں باب پیدا ہوا۔ وہ ان کا قبلہ ہے۔

۲۔ (باب جو ان کا خدا ہے) وہ کسی بھی بہائی پیر کے جسم میں حلول کر سکتا ہے اور اس کے جسم کے ساتھ متحد بھی ہو سکتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ "باب" میں فنا ہو جاتا ہے (فنا فی الباب)

۳۔ وہ تناسخ کے قائل ہیں۔

۴۔ کائنات کے لیے فنا نہیں ہمیشہ دنیا باقی رہے گی۔

۵۔ روحانی ثواب و عذاب کے قائل ہیں۔ جو خیالی قسم کا ہوتا ہے۔

۶۔ "۱۹" ایک متبرک ہندسہ ہے۔ ان کے نزدیک مہینے "۱۹" ہیں اور ہر مہینہ "۱۹" دن کا ہوتا ہے۔

۷۔ وہ گوتم بدھ، کنفیوشس، برہما، زردشت کو نبی مانتے ہیں۔

۸۔ یہود اور نصاریٰ کی طرح عقیدہ صلیب کے قائل ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام

کو سولی پر چڑھا گیا۔

۹۔ : قرآن مجید کی تفسیر غلط تاویلات سے کرتے ہیں تاکہ ان کے مذہب کے مطابق ہو۔

۱۰۔ : انبیاء علیہم السلام کے معجزات کے منکر ہیں، فرشتوں، جنات، جنت اور دوزخ سے بھی انکاری ہیں۔

۱۱۔ : ان کے نزدیک عورت کے لیے پردہ حرام ہے، متعہ کو جائز سمجھتے ہیں عورت کسی خاص مرد کے لیے نہیں ہوتی بلکہ ہر عورت ہر مرد کے لیے جائز ہے ذاتی ملکیت کے قائل نہیں۔ مال اور عورت تمام لوگوں کے لیے مشترک ہیں۔

۱۲۔ : باب کے دین نے شریعت محمدی (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کو منسوخ کر دیا ہے۔

۱۳۔ : قیامت سے مُراد "بہاء" کا ظہور ہے "بہاء" مرزا حسین کا لقب ہے جو ۱۸۹۲ء میں مرگیا تھا۔

۱۴۔ : حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے منکر ہیں وہ قادیانیوں کی طرح تا قیامت "وحی کا سلسلہ" جاری مانتے ہیں۔

ان کے عقاید کا ماخذ بدھ مت، زردشتی، مانوی اور مزدک کے مذاہب ہیں کچھ باتیں یہودیت اور نصرانیت سے ماخوذ ہیں۔

برطانیہ، روس اور یہود کی بین الاقوامی تنظیمیں بہائی تحریک کی مدد کرتی ہیں اور ان کا دفاع بھی کرتی ہیں۔

بہائی مذہب کی نمایاں شخصیتیں

۱۔ : مرزا علی محمد رضا شیرازی (جو ۱۸۱۹ء کو پیدا ہوا، اور ۱۸۴۹ء میں مرا) نے اس مذہب کی بنیاد رکھی جس کا لقب "باب" تھا۔

۲۔ : مرزا حسین علی جس کا لقب "بہاء" تھا۔ اس کے نام کی مناسبت سے اس تحریک کا نام بہائی تحریک رکھا گیا ——— اس نے ایک کتاب "الاقدس" نامی تالیف کی ہے۔ یہ ۱۸۹۲ء میں مرگیا تھا۔

۳ـــــ: قرۃ العین ایک عورت تھی جو اپنے شوہر کے پاس سے بھاگ گئی اور متعہ کرتی تھی، اس نے ۱۲۶۹ء میں "دشت" کے مقام پر کانفرنس میں اسلامی شریعت کی منسوخی کا اعلان کر دیا۔

۴ـــــ: مرزا یحیٰی علی جو مرزا حسین علی کا بھائی تھا۔ اس کا لقب "ازل" تھا۔ اس کو بھائی (مرزا حسین علی بہاء) نے قتل کیا تھا۔

بہائی فرقہ کے پیروکار، ایران، عراق، شام، لبنان اور فلسطین میں موجود ہیں:۔

مراجع :

۱: حقیقۃ البابیۃ البہائیۃ / محسن عبدالحمید

۲: تاریخ الجمعیات السیریۃ / محمد عبداللہ عنان

۳: البابیۃ والبہائیۃ / محمود الملاّح

بقیہ :۔ اتحاد و اجتہاد

اتارنے کی۔ خواہ وہ جوتے پہنکر ہی بیت الخلاء جائیں اور ان پر ناپاکی کے چھینٹے پڑیں۔ پھر وضو میں بھی جوتے ہی کیوں اتارے جائیں۔ جرابیں تو بہت ہی ہلکی اور باریک ہیں اور جوتیاں اس سے زیادہ مضبوط جب عام جرابوں پر مسح ہو سکتا ہے تو پھر کیوں نہ جوتوں پر ہی مسح کر لیں۔ "چٹ وضو پٹ نماز" نہ پاؤں دھونے کی ضرورت نہ جوتے اتارنے کی۔ اس قسم کے اور بھی بے شمار مسائل ہیں جنہیں آج اس قسم کی منطق سے بیک قلم مسترد کیا جا رہا ہے پھر قرآن و حدیث کی من مانی اور نت نئی تشریحات و تعبیرات سے دین کا حلیہ مسخ کر دیا جائے گا۔

کاش کہ اہل اسلام غور کریں۔ اور سوچیں کہ اکابرین ملت سے وابستہ رہنے میں دین کی حفاظت رہے گی یا اکابرین ملت سے کٹ جانے میں دین پر رہنا آسان ہو گا؟ ہماو شما کا تو کا ذکر۔ جن حضرات نے اپنی ساری زندگی قرآن و حدیث کی خدمت میں صرف فرما دیں۔ جن کا اوڑھنا بچھونا تعلیم و تبلیغ دین تھا۔ وہ حضرات گرانی قدر بھی کسی نہ کسی سے وابستہ رہے کہ یہی احسن و اسلم طریقہ اور دین کی حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے سعادت مند ہیں وہ لوگ جو جذبات کے سیل رواں میں بہہ جانے کی بجائے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔